فوٹو سٹیٹ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرامات سرخ پوش رحمۃ اللہ

مؤلف: علامہ محمد سراج احمد سعیدی قادری اوچشریف

اسم گرامی :۔ سید جلال الدین حیدر **القاب :۔** سرخ پوش، شیر شاہ، سید جلال، قطب کمال، شیخ الاسلام قطب الاقطاب، جلال الملۃ والدین **ولادت باسعادت :۔** آپ کی ولادت باسعادت ۵۹۵ھ میں بخارا کی سرزمین پر شہنشاہ ولایت حضرت سید ابوالمؤید علی بن سید جعفر کے گھر میں ہوئی آپ کے والد گرامی نے آپ کا نام جلال الدین حیدر، رکھا۔ آپ کی کرامات اور بزرگی کیلئے یہ بات اہم ہے کہ آپ نے شکم مادر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اس بات کو بعید از خیال نہ سمجھنا چاہیئے کیونکہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ عالم ارواح میں شب معراج حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ **قال ھی عصای اتوکو علیھا واھش بھا علی غنمی ولی فیھا مآرب اُخری** (۱۸/۲۵) حضرت سید جلال الدین حیدر مادری و پدری ولی اللہ تھے۔ بچپن سے آپ کی کرامتوں کا ظہور ہونے لگا اور خلق خدا فیض حاصل کرنے لگی۔

کرامت کا ثبوت :۔ قرآن مجید سورۃ البقرہ آیت ۷۲،۷۳ میں ہے کہ ایک ولی کی گائے کو ذبح کرنے کے بعد اس کا ٹکڑا ایک مردہ انسان کو لگایا گیا تو وہ زندہ ہو گیا۔ سورۃ آل عمران آیت ۳۷۔ میں ہے کہ حضرت مریم کے پاس بے موسمے پھل آتے تھے۔ سورۃ مریم آیت ۲۳ تا ۲۶ میں ہے کہ حضرت مریم کیلئے اچانک ایک پانی کا چشمہ جاری ہو گیا اور انہوں نے کھجور کے خشک تنے کو ہلایا تو وہ فورا پکی کھجوریں دینے لگا۔ سورۃ الکہف آیت ۱۸، ۱۹ و ۲۵ میں ہے کہ اصحاب کہف اولیاء اللہ تین سو نو برس غار میں نیند کرتے رہے نہ انہیں بھوک لگی نہ پیاس نہ ان کے کپڑے میلے ہوئے اور نہ پھٹے و پرانے ہوئے ان کا کتا بھی زندہ رہا ان کے چہروں کو دیکھتا رہا اور غذا دیدار پاتا رہا۔ سورۃ النمل میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یمن کی شہنشاہ ملکہ بلقیس کا تخت منگوانا چاہا تو حضرت آصف بن برخیا، ولی نے آنکھ جھپکنے سے پہلے ملک یمن سے تخت اٹھا کر فلسطین میں آپ کے سامنے رکھ دیا۔ یہ ولی اللہ

حاجی حضور بخش مجھی الیکٹرانکس ڈاکخانہ خاص حسینی گوٹھ نمبر عیدگاہ روڈ

جمیل احمد پور ضلع بہاولپور

حضرت سلیمان علیہ الاسلام کے پاس بھی تھا اور یمن میں بھی تھا قرآن مجید میں اولیاء اللہ کی ان کرامتوں کو دیکھ کر وہابیوں کے پیشوا، ابن تیمیہ کو لکھنا پڑا، اولیاء اللہ کیلئے کرامتیں ہیں، یہ کرامتیں دین میں حجت ہیں، مسلمانوں کی ضرورت ہیں۔ اولیاء اللہ کو یہ کرامتیں حضور پُر نور ﷺ کی سچی اطاعت و پیروی میں نصیب ہوتی ہیں اور دراصل وہ معجزات میں داخل ہوتی ہیں (الفرقان) یعنی جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام سے معجزات ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہو کر بے دینوں کیلئے ذریعہ ہدایت وایمان بن جاتی ہیں اور مسلمانوں کے ایمان کی تقویت کا سبب بن کر انہیں سچا و پکا مسلمان بنا دیتی ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وقدرت پر اور حضور پُر نور ﷺ کی نبوت ورسالت و معجزات پر ایمان کو کامل کر دیتی ہیں۔ اس رسالے میں قطب کمال حضرت سید جلال الدین حیدر علیہ الرحمہ کی کرامات ملاحظہ فرما کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ **کنواں چلنے سے رک گیا**:۔ مشہور ہے کہ حضرت سید جلال قطب کمال علیہ الرحمۃ جس وقت اوچ شریف میں تشریف فرما ہوئے تو اوچ کی تمام عورتیں ایک کنویں سے پانی بھرنے آتی تھیں اور کھو کو کہتی تھیں میاں بدرالدین نے حکم ڈیتے جو اللہ تعالیٰ دی اجازت نال چل پو۔ یہ بات سن کر کنواں چل پڑتا عورتیں پانی بھر لیتی تھیں حضرت سرخ پوش بخاری نے یہ عمل دیکھا تو با آواز بلند فرمایا، اے کھو میں حکم دیتا ہوں اب نہ چل یہ حکم سن کر کنواں چلنے سے رک گیا پھر جتنا کوشش کی گئی کنواں نہ چلا۔ عورتیں حضرت بدرالدین کی بارگاہ میں فریاد لیکر پہنچیں اور تمام ماجرا سنایا، آپ نے فرمایا۔ اب اوچ کا مالک آگیا ہے چلو ان کی خدمت میں چلتے ہیں آپ حضرت کی بارگاہ میں نہایت ادب واحترام سے پیش ہوئے اور کنواں چلانے کی اجازت چاہی تو کنواں حضرت کی اجازت والی آواز سن کر چل پڑا۔ **فائدہ**:۔ اولیاء اللہ باذن اللہ تعالیٰ، صاحب تصرف ہوتے ہیں نظام کائنات ان کے زیر حکم ہوتا ہے۔ کنویں، ہوا، بارش، وغیرہ پر ان کی حکومت ہے اور وہ مملکت خداوند کے مالک و مختار ہوتے ہیں۔۔ **آگ پر حکومت**:۔ مولوی حفیظ الرحمان (وہابی) نے تاریخ اوچ میں بیان کیا ہے کہ حضرت سید جلال الدین سُرخ پوش نے ایک ظالم بادشاہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس نے غصہ میں آکر آپ کو زندہ جلا دینے کا حکم دیدیا۔ جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ پر آگ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا آپ نے اس کا نام جہانگیر خان رکھ دیا۔

اس نے اپنی لڑکی آپ کے عقد میں دیدی مگر اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ **فائدہ** :۔ اللہ والے غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کیلئے ہر قربانی دیتے ہیں اور حضور پُر نور ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہیں کہ جو کسی غیر مسلم کو مسلمان بنا کر اسے عذاب جہنم سے بچائے اسکے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے ایک جابر وظالم کے ظلم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ نے اسے دعوت اسلام دے ڈالی اس نے آپ کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیدیا۔ مگر جگر گوشہ رسول نور دیدہ بتول پر آگ ٹھنڈی ہو گئی اور بادشاہ کو جہنم سے بچانے کا سبب بن گئی۔ **اشرفیوں کی تھیلی دریا سے نکال دی** :۔ میاں مسعود حسن خطہ پاک اوچ میں لکھتے ہیں۔ ایران میں کچھ عرصہ قیام کے بعد حضرت سید جلال الدین سرخ پوش بخاری نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ دوران سفر ایک آدمی نے اشرفیوں کی ایک تھیلی آپ کو بطور امانت دیدی اور کہا کہ ہندوستان پہنچ کر لے لوں گا۔ راستے میں تھیلی چوروں کی نذر ہو گئی بکھر پہنچ کر تھیلی کے مالک نے کہا میں تو تھیلی لونگا، چور جانیں اور تم جانو۔ جب اس نے سخت تقاضا کیا تو آپ اسے ساتھ لیکر دریا کے کنارے پر پہنچے اور پانی میں ہاتھ ڈال کر ہو بہو اس جیسی تھیلی نکال دی۔ فرمایا اپنی تھیلی اُٹھالو۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ آدمی دل وجان سے آپ پر فدا ہو گیا۔ **فائدہ** :۔ اللہ والے اسلام کو پھیلانے کیلئے مسافری اختیار کرتے تھے اور اسلامی کردار وگفتار ورفتار اپنانے سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا کر انہیں اسلام کی دولت سے مالا مال کرتے تھے یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اللہ والوں کے کردار سے پھیلا ہے۔ کاش ہم بھی اسلامی کردار کے لباس سے آراستہ پیراستہ ہو جائیں اور ہر برائی سے بچ کر اولیاء اللہ کے مشن کو آگے بڑھائیں۔ امانت رکھنا، سنت رسول اللہ ﷺ ہے اور اس میں خیانت کرنا ،منافق ،مردود اور شیطان کا عمل ہے۔ مالک کے سامنے چوروں نے تھیلی لوٹ لی۔ مگر اس نے آپ سے سختی سے اپنی تھیلی کا مطالبہ کیا تو آپ نے دریا سے نکال کر اسے ویسی تھیلی دیدی۔ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔ کیمیا پیدا کن از مشت گلے ☆بوسہ زن بر آستان کاملے۔ یعنی مٹی کو سونا بنانا چاہتا ہے تو اللہ والے کی آستان بوسی کر۔ حضرت شیر شاہ سید جلال کے تین یار تھے آپ سمیت انہیں چار یار کہا جاتا تھا۔ اس کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) شیخ بہاؤ الحق غوث العالمین مُلتانی ، (۲) شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر پاکپتن ۔ (۳) سید عثمان مروندی لعل شہباز قلندر سندھ ۔

گنج شکر کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر کہنے لگا۔ حضور، فقر و فاقہ ہے مہربانی فرمائیں کچھ عطا کریں آپ نے فرمایا۔ ایک ڈھیلا لے آؤ۔ آپ نے اس پر تین بار قل ھو اللہ احد پڑھکر پھونک لگائی وہ سونا بن گیا۔ فرمایا یہ لے جاؤ۔ کھاؤ پیو۔ اب اسنے بھی یہ عمل شروع کر دیا مگر ڈھیلا سونا نہ بنا۔ حاضر ہو کہنے لگا۔ سرکار، میں نے اس ڈھیلے پر کئی بار قل ھو اللہ احد پڑھی ہے مگر یہ سونا نہیں بنتا۔ آپ نے فرمایا تو اللہ کے ولیوں سے برابری کرنا چاہتا ہے۔ تو کہاں وہ کہاں امام رومی نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ہمسری با انبیاء برداشتند۔ اولیاء راھم چوں خود پنداشتند۔ کچھ (پاگل) انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے ہمسری کا دعوی کرتے ہیں اور اولیاء اللہ رضی اللہ عنہ کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں (معاذ اللہ)

گرمی میں اولے آگئے :۔ صاحب تاریخ فرشتہ لکھتے ہیں۔ حضرت سرخ پوش جب ملتان میں قیام پذیر تھے ایک مرتبہ موسم گرما اپنے عروج پر تھا دھوپ کی شدت اور گرمی کی حدت جانیں نکال رہی تھی اسے دیکھ کر آپ کے زبان مبارک پر یہ جملہ جاری ہو گیا۔ آہ یخ بخارا در چنیں حرارت از کجا یابم۔ اس حرارت میں بخارا کی (ٹھنڈک) کہاں سے لاؤں یہ کہنا تھا کہ پھر دیکھتے ہی دیکھتے آسمان ابر آلود ہو گیا اور گھٹا بن کر خوب برسا مرغی کے انڈوں کے برابر اولے گرے، آپ انہیں کھاتے تھے اور الحمد للہ بول کر اپنے معبود و کارساز کا شکر ادا فرماتے تھے۔ **فائدہ**۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ لھم مایشآء ون عند ربھم۔ اللہ والے اپنے رب سے جو چاہیں منوائیں۔ اللہ پاک انکی مشیت و مرضی کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ وہ بے نیاز ان کیلئے فرماتا ہے۔ ولئن سألنی لا عطینہ (حدیث قدسی) جب وہ مجھ سے مانگتے ہیں تو میں انہیں ضرور بالضرور دیتا ہوں۔ قطب زمانہ غوث یگانہ نے جب بخارے کی برودت و یخ کو یاد کیا تو اللہ پاک نے ان کیلئے فوراً ابر کھا برسا دی اور انکی دلی تمنا پوری فرمادی گویا بادل آپ کے حکم کا محتاج تھا۔ **لکڑی کے پیالے سے ذکر خدا** :۔ قطب الاقطاب حضرت سید مخدوم جہانیاں جہانگشت رضی اللہ عنہ اپنے ملفوظ میں فرماتے ہیں۔ میرے دادا حضرت شیر شاہ سید جلال کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جب آپ حجرے کے اندر ذکر الہی میں مشغول ہوتے تو وہ پیالہ بھی آپ کے ساتھ ذکر کرتا تھا کسی نے پوچھ لیا کہ حجرے میں سرکار سرخ پوش کے بغیر کوئی دوسرا آدمی تو نہیں ہوتا لیکن آواز سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی بھی ذکر کر رہا ہے یہ سن کر عارف باللہ حضرت

شیخ صدرالدین ملتانی نے فرمایا۔ آپ کا پیالہ آپ کے ساتھ ذکر میں آپ کی موافقت کرتا ہے حضور مخدوم جہانیاں نے فرمایا وہ پیالہ ہمارے پاس بطور تبرک ابتک موجود ہے (ملفوظ المخدوم و مظہر جلالی)

فائدہ:۔ اللہ والوں کی صحبت وفیض کرامت سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اور بے جان چیزیں ذکر جہری شروع کر دیتی ہیں جس پیالے سے آپ پانی پیتے تھے وہ آپ کے ہاتھوں والیوں کی برکت اور نظر کی کرامت سے ایسا ذاکر بن گیا کہ جس کا ذکر سنا جانے لگا اور لوگ حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ دوسرا ذکر کرنے والا کون ہے؟ **راجے کے گھر ولی اللہ پیدا ہوگا:۔** میاں شہاب دہلوی نے خطہ پاک اوچ میں لکھا ہے کہ۔ حضرت سرخ پوش بخاری کے دور میں ڈیراور کا قلعہ جیسل میر کی حدود میں تھا یہاں کا راجہ کافر تھا تبلیغی پروگرام کے سلسلے میں آپ کا گزر ادھر سے ہوا آپ نے پوچھ لیا یہاں کوئی مسلمان بھی رہتا ہے لوگوں نے کہا نہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا راجے کی بیوی حاملہ ہے اس کے پیٹ میں لڑکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہوگا راجے کو اس پیش گوئی کا پتہ چل گیا جب لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اسے ڈیراور کے قریب ریت کے ٹبے پر ڈلوا دیا۔ نمرود کو شیر نی کا دودھ پلوانے والے رب تعالیٰ نے اپنے اس ولی کی حفاظت فرمائی اور اسے اپنی قدرت کاملہ سے پالا اور پروان چڑھایا جوان ہو کر وہ لڑکا چنڑ پیر کے نام سے مشہور ہوا مبلغ اسلام بنا اسکی وجہ سے بے دینوں کے گھر میں اسلام نے ڈیرے ڈالے شجر ایمان تناور ہوا اور گلشن محمدی ﷺ کی خوشبو ہر طرف مہکنے لگی۔ **فائدہ:۔** الٹرا ساؤنڈ مشین صرف یہی بتاتی ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی۔ مگر اللہ والے جہاں بچہ بچی کی خبر دیتے ہیں وہاں وہ انکی دنیوی و اُخروی زندگی کے حالات بھی جانتے ہیں۔ امام رومی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء ☆ ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا۔

بلا مر گئی:۔ میاں مسعود حسن نے خطہ پاک اوچ میں لکھا ہے کہ جب اوچ شریف میں آپ کی تشریف آوری ہوئی تو حضرت شیخ جمال الدین خنداں رو نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کو شہر میں لے آئے ایک شخص نے اپنے گھر ٹھہرنے کی پیشکش کی اور دعوت دی آپ نے اسکی دعوت قبول کر لی اور اس کے گھر ٹھہرے جس کمرہ میں آپ کا قیام تھا اس میں آسیب تھا یا کوئی بلا رہتی تھی آپ کے قیام کی برکت سے اس کا نام ونشان تک نہ رہا (وہ کمرہ امن وسکون کا گہوارہ بن گیا اور گھر والوں کو اس مصیبت سے نجات مل گئی

آپ کی اس کرامت کی خبر پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ آ کر آپ کی زیارت کرنے لگے عقیدت، محبت وغلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈالنے لگے اور اپنی مشکلیں حل کرانے لگے۔ **فائدہ**:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ومقبول بندوں کو مشکل کشائی وحاجت روائی کا ذریعہ بنایا ہے حدیث پاک میں ہے کہ ان کے وسیلہ سے رزق ملتا ہے اور ان کی وجہ سے بارش برستی ہے ان کے طفیل دشمنوں پر فتح ملتی ہے دوسری حدیث میں ہے کہ فقیران رب ذوالجلال اللہ تعالیٰ کو کسی کام کرنے کی قسم دیدیں تو اللہ تعالیٰ اپنی تقدیریں بدل دیتا ہے مگر ان کی قسم رد نہیں فرماتا۔ علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔ نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں ☆ اگر ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں۔

سید جلال الدین میرا بیٹا ھے:۔ امام المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں اور مولوی حفیظ الرحمان (وہابی) نے تاریخ اوچ میں لکھا ہے کہ حضرت سرخ پوش بکھر تشریف لے گئے اور سید بدرالدین بکھری سے اپنی شادی کیلئے مشورہ کیا انہوں نے فرمایا میری بچی جوان ہے میں اس کا رشتہ آپ سے کر دیتا مگر آپ کے سید ہونے کہ تصدیق کون کریگا آپ نے فرمایا میرے پاس کوئی تحریری سند تو نہیں ہاں البتہ میرے نسب کی شہادت آج رات آپ کو مل جائے گی چنانچہ اسی شب کو عالم خواب میں سید بدرالدین کو سید العالمین حضرت محمد ﷺ کا دیدار نصیب ہوا سرکار نے فرمایا جلال الدین میرا بیٹا ہے میری اولاد میں سے ہے اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دیدو اسی شب حضرت سرخ پوش نے بھی حضور پُرنور ﷺ کی زیارت کی سرکار نے فرمایا۔ بیٹا۔ صبح آپ کا کام ہو جائے گا اس بشارت عظمیٰ وسیادت کبریٰ کے بعد حضرت بدرالدین کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں اور ان سے اولاد بھی ہوئی۔ **فائدہ**:۔ اولیاء اللہ کا رابطہ حضور ﷺ سے ہوتا ہے اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حبیب خدا ﷺ کو ان کے حالات کی خبر ہوتی ہے وہ آپ ﷺ کو باذن اللہ عالم کائنات و ناظر کائنات مانتے ہیں۔ حضور پُرنور ﷺ اپنے غلاموں کی خبر گیری کرتے ہیں ان کی امداد فرماتے ہیں ان کے دینی ودنیوی مسائل حل کراتے ہیں آپ خبر گیری امداد واعانت کا کیا کہنا بلکہ آپ کے غلام شہداء بھی بعد از وصال اپنے ماننے والوں کی مدد کرتے ہیں اور ان کے کام آتے ہیں چنانچہ مفسر قرآن حضرت قاضی ثناء اللہ نقشبندی مجددی۔ تفسیر قرآن میں ارقام فرماتے ہیں۔

ان اللہ تعالیٰ یعطی لا رواحھم قوۃ الاجساد فیذ ھبون من الا رض والسماء والجنۃ حیث یشاء ون و ینصرون اولیاء ھم و یدمرون اعداء ھم انشاء اللہ تعالیٰ ومن اجل ذلک الحیاۃ لا تاکل الا رض اجساد ھم ولا اکفانھم (تفسیر مظہری ج اص ۱۴۱ مطبوعہ دہلی) یعنی اللہ تعالیٰ شہیدوں اور ولیوں کی ارواح کو جسمانی قوت وطاقت عطا فرما دیتا ہے پس وہ زمین آسمان اور جنت میں جہاں چاہتے ہیں جاتے رہتے ہیں اور اپنے دوستوں ماننے والوں کی مدد کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں کو تباہ کرتے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ اور ان کی اس زندگی وحیاۃ کامل کی وجہ سے زمین انکے جسموں اور کفنوں کو نہیں کھا سکتی۔ اتمام حجت کے طور پر یہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ وہابیوں کے فتاویٰ دیو بند ج ۳ ص ۷۸ مطبوعہ ملتان میں ہے انبیاء کرام وصالحین عظام کو ان کے وصال کے بعد وسیلہ بنانا اور ان سے فریاد کرنا جائز ہے اس لئے کہ معجزہ وکرامت موت سے منطقع نہیں ہوتے اور فتاوی دیو بند ج ۵ ص ۲۷۶ پر ہے کہ اولیاء اللہ بعد وصال اپنے مزاروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ **مردہ زندہ ہو گیا**:۔ حدیقۃ الاسرار میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کے بچپن کا زمانہ تھا کہ ایک آدمی مر گیا لوگ اس کو دفن کرنے کیلئے شہر سے باہر لے جا رہے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ اس پر پڑی آپ نے پوچھا یہ کون ہے اور یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مردہ کو دفن کرنے کیلئے گورستان لے جا رہے ہیں آپ نے فرمایا! اگر وہ زندہ ہو، تب بھی دفن کریں گے اتنا کہنا تھا کہ مردہ حکم ایزدی سے زندہ ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا سارے لوگ حیران ہو گئے اور یہ بات آپ کے والد ماجدؒ کو بتادی آپ کے والد نے آپ کو بلا کر ایک تھپڑ مارا۔ اور فرمایا۔ پردہ داری شرع چاک میکنی۔ تو شریعت کے پردہ کو چاک کرتا ہے آپ نے فرمایا۔ اگر قبلہ من ناراض نشدے آئندہ در بخارا کسے را موت نیاید۔ اگر قبلہ والد گرامی ناراض نہ ہوتے تو آئندہ کسی کو بخارا شہر میں موت کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔

فائدہ:۔ تمام علماء کرام نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے اور قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس پر دلائل وشواہد موجود ہیں کہ اولیاء اللہ اور انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے مردہ زندہ کرنے کی طاقت بخشی ہے۔ ہم نے اس کی تفصیل "غوث اعظم غیروں کی نظر میں" لکھدی ہے۔ سردست یہ آیت ملاحظہ ہو۔ واحی الموتی باذن اللہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کے حکم سے مردے زندہ کرتا ہوں ہمارے پیارے رسول ﷺ نے کئی مردے زندہ کیے۔ کھجور کا خشک تنا زندہ ہو کر رونے لگا اور بولنے لگا اولیاء اللہ نے بھی بے شمار مردے زندہ کیے ہیں۔ تفصیل ہمارے رسالے "مردوں کو زندہ کرنے کے واقعات" میں دیکھیں۔

وعلیک السلام یاولدی:۔ ایک بار آپ مناسک حج ادا کرنے کے بعد روضہ رسول اللہ ﷺ کی نیت سے مدینۃ المنورہ گئے اور یہ آپ کی پہلی حاضری تھی۔ مدینۃ المنورہ کے لوگوں نے آپ کی جلالت شان کو دیکھ کر پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں سید ہوں تو وہ آپ کو بصد ادب واحترام مواجہ شریف کے سامنے لے گئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہمارا ایمان ہے حضور پُر نور ﷺ اپنی مزار مطلع انوار میں بحیات جسمانی جلوہ فگن ہیں آپ اپنے سید ہونے کی تصدیق ان سے کرادیں ورنہ آپ کو جھوٹ بولنے کی سزا ملے گی کیونکہ مدینہ منورہ میں اور خود گنبد خضریٰ کے سامنے اتنا بڑا جھوٹ اس کی سزا بھی اتنی بڑی ہوگی۔ آپ نہایت عاجزی اور کمال زاری کے ساتھ بارگاہ رسالت میں متوجہ ہو کر عرض گزار ہوئے السلام علیک یاوالدی۔ ابا حضور میرا اسلام قبول فرماؤ۔ بلا تامل از اندرون روضہ آواز آمد۔ وعلیک السلام یاولدی و قرۃ عینی و سراج کل امتی انت منی و من اھل بیتی۔ فوراً روضہ مقدسہ سے آواز آئی۔ اے میرے بیٹے آپ پر بھی سلام ہو تم تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور میری ساری امت کے چراغ ہو تم مجھ سے ہو اور میرے اہل بیت سے ہو۔ جب لوگوں نے روضہ مطہرہ سے اس آواز کو سنا تو سب کے سب آپ پر ہزار جان سے قربان ہونے لگے اور تعظیم و تکریم سے پیش آنے لگے اور اپنے مطالبہ پر معافی کے خواستگار ہوئے (حدیقۃ الاسرار چمن ششم) بعض تذکرہ نویسوں نے یہ واقعہ آپ کے پوتے حضرت سید جلال الدین حسین المعروف حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کیا ہے کیا بعید کہ یہ دونوں بزرگ اس سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہوں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصراب)

فائدہ:۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین بعد وصال زندہ ہیں انکی پاکیزہ حیات کا منکر قرآن و حدیث کا منکر ہے قرآن پاک میں شہیدوں کو زندہ ماننے کا حکم اور انہیں مردہ کہنے کی ممانعت ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کھانے حرام کر دیے ہیں۔ فنبی اللہ حی یرزق فی قبرہ۔ ہر نبی اپنی مزار میں زندہ موجود ہے۔ اور رزق دیا جاتا ہے۔ (الحدیث) (فتاوی دیوبند ج۵ ص ۴۷۷) تمام انبیاء و مرسلین علیہ الصلاۃ والسلام نے شب معراج مسجد اقصیٰ میں سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے پیچھے نماز ادا کی تھی (تفسیر ابن کثیر) مومن جب قبر میں درست جواب دیتا ہے تو اس کیلئے آسمان سے ندا آتی ہے۔

صدق عبدی فافرشوہ من الجنہ والبسوہ من الجنہ وافتحوا لہٗ بابًا الی الجنہ۔ (مشکوٰۃ باب تلقین میت
یعنی میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کیلئے جنتی فرش بچھاؤ اسے جنتی لباس پہناؤ اس کیلئے باب جنت کھول دو
جس سے جنتی معطر ہوائیں آتی ہیں اسکی قبر اسکی حد نگاہ تک وسیع کردی جاتی ہے پھر اس کے نیک اعمال
خوبصورت شکل میں اس کے پاس آکر اسے بشارتیں دیتے ہیں مشکوٰۃ باب عذاب قبر میں ترمذی کی
روایت ہے کہ مومن نکیرین کو کہتا ہے۔ ارجع الی اھلی فاخبر ھم۔ میں اپنی گھروالوں کو خبر دینے کیلئے
جاتا ہوں یہ تمام باتیں زمین والی قبر سے تعلق رکھتی ہیں تو معلوم ہوا جب ایمانداروں کا قبر میں یہ مقام
ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام ہوگا۔ **قطع مسافت** :۔ قطب الاقطاب سرکار مخدوم جہانیاں جہانگشت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ جلال الدین تبریزی نے بتایا کہ ایک دن علی کھوکھری درویش مرید
حضرت غوث بہاوالحق والدین اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت نے اسے فرمایا تم پنکھا ہلاؤ
میں آرام کرلوں اس نے پنکھا ہلانا شروع کیا حضرت کو نیند آگئی اس نے پنکھے کو اشارہ کیا کہ تو ہلتا رہ اور
میں نوافل پڑلوں چنانچہ وہ نوافل میں مشغول ہوگیا اور پنکھا خود بخود ہلتا رہا اسی اثناء میں حضرت بیدار ہو
گئے اور دیکھا کہ پنکھا خود بخود ہل رہا ہے اور کھوکھری صاحب عبادت میں مشغول ہیں آپ نے فرمایا۔
یا غفور یا غفور یا غفور، انبیاء کرام پر کرامت و معجزہ کا اظہار واجب ہے اور اولیاء پر کرامت کا چھپانا
واجب ہے کھوکھری صاحب نے واجب کو ترک کیا شیخ ناراض ہوگئے اس پر بھوک سوار ہوگئی جو کچھ کھاتا
پیتا بھوک اور زیادہ ہو جاتی جب وہ سخت پریشان ہوا تو حضرت شیخ جلال الدین کی خدمت میں حاضر ہوا
اور اپنی حالت کو بیان کیا حضرت جلال الدین نے مراقبہ فرمایا اور حضرت بہاوالدین والحق کا پس خوردہ
ان کے دسترخوان سے اٹھالیا، علی کھوکھری کو دیا اور فرمایا اسے کھالو، اس نے کھایا تو فوراً ٹھیک ہوگیا، غوث
پاک اس وقت ملتان میں تھے اور حضرت جلال الدین سنار کام میں (الدر المنظوم)
فائدہ :۔ اولیاءاللہ باذن اللہ کائنات میں اپنا حکم چلا سکتے ہیں اور اپنے خداداد تصرف کا اظہار فرماسکتے
ہیں کائنات ان کے تابع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے تخت اور ہوا کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کردیا تھا
غوث پاک کے مرید کا کمال آپ کے سامنے ہے شیخ کا مقام تصرف کیا ہوگا مرشد کو ناراض نہ کرنا چاہیئے
ان کے حکم کی تعمیل بھی عبادت ہوتی ہے اگر مرشد ناراض ہو جائے

تو مرید پر مصیبت آسکتی ہے لہذ ا ہمیشہ اپنے مرشد، استاد اور والدین کو خوشنودی و رضا کیلئے تیار رہنا چاہیئے ان کی فرمانبرداری میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ ورسول اللہ ﷺ کی رضا ہے، کھوکھری پیر جب تکلیف سے پریشان ہوئے تو انہوں نے اپنے پیر بھائی سرکار جلال الدین کی خدمت میں حاضری دی اور اپنی مشکل کشائی کرائی اللہ والوں کی بارگاہوں میں حاضر ہونے سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں، اللہ والے دم زدن میں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں اور واپس آسکتے ہیں غلام نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

جیہڑا تیر کمانوں نکل ونجے اوکوں کامل پیر ولا سگدے ☆ بارہ سال دے بڈے بیڑے کوں سڈ مارتے غوث ترا سگدے

جے شیخ کریم دی نظر ہووے سکی لکڑی کوں پھل لا سگدے ☆ غلام دا محکم دین کھرل ہووݨ قطر سیر بنا سگدے

جہاز کو غرق ہونے سے بچا لیا :۔ شیخ الاسلام حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے دادا جان حضرت سرخ پوش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبق پڑھا رہے تھے میں بھی آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھا اچانک آپ نے مراقبہ فرمایا کچھ دیر کے بعد سر اٹھایا اور طالب علم کو فرمایا پڑھ اس نے کہا میں اس وقت تک نہ پڑھوں گا جب تک آپ مراقبہ کا حال بیان نہیں فرماتے ۔ حضرت نے فرمایا۔ درویشوں کے معاملے میں دخل دینا مناسب نہیں، تم اپنے کام میں رہو اس نے کہا میں نہیں پڑھتا۔ حضرت نے فرمایا۔ طالب علم بھی عجیب ہوتے ہیں۔ اچھا سن، میرے عقیدت مند بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے اچانک جہاز ڈوبنے لگا انہوں نے مجھے مدد کیلئے پکارا۔ میں نے ہاتھ ڈال کر جہاز کو بچا لیا میری آستین دریا کے پانی سے تر ہو گئی ہے جب دیکھا تو آستین پانی سے تر تھی (الدر المنظوم)

فائدہ :۔ اللہ والوں کو مدد کیلئے پکارنا اور انکا باذن اللہ مدد کرنا ایک حقیقت ثابتہ ہے شیخ محقق نے مدارج النبوۃ نے لکھا ہے کہ راجز اسلمی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوا کافر اسے پکڑنے لگے کہ وہ مدینہ پاک نہ جائے تو اس نے کہا۔ اغثنی یارسول اللہ ۔ یارسول اللہ میری فریاد کو پہنچو آپ نے مدینہ منورہ سے اسے جواب دیا۔ لبیک، لبیک لبیک، نصرت، نصرت، نصرت میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری مدد کر دی گئی ہے، تیری مدد کر دی گئی ہے۔ آپ کی یہ آواز سن کافر بھاگ گئے اور وہ صحابی بارگاہ رسالت مآب میں بحفاظت پہنچ گیا۔ لبیک والے کلمے سے حضور اللہ ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت ہے کہ آپ اُس وقت مدینہ منورہ میں بھی تھے اور مکہ

والے صحابی کے ساتھ بھی تھے۔آپ تقریباساڑھے چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر آکر مدد فرما سکتے ہیں تو سارے غلاموں کے پاس بھی مدد کرنے کو آسکتے ہیں۔

فریادامتی جو کرے حال زار میں ☆ ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو۔

حضرت سرخ پوش اوچشریف میں اپنی جگہ پر بھی بیٹھے رہے اور دریا میں غرق ہونے والے جہاز کو بھی بچا لیا صرف آستین کا پانی سے بھیگ جانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہاں بھی تشریف فرما تھے۔

آنکھ والا تیرے جلوے کا تماشا دیکھے ☆ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ والوں کے ہاتھوں، پاؤں، آنکھوں اور کانوں میں اللہ تعالیٰ ایسی طاقت رکھ دیتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ جہاں ڈالیں وہاں پہنچتا ہے ساری زمین ان کے قدم کے نیچے ہوتی ہے تمام کائنات ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے کائنات میں ہونے والی ہر بات کو وہ سنتے ہیں مولوی محمد انور کشمیری وہابی نے اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے (فیض الباری شرح بخاری) سرکار مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ بھی قطع مسافت ہے کہ حضرت اپنی جگہ پر بھی بیٹھے رہے اور ہاتھ دریا میں بھی لے گئے اور جہاز کو کھینچ لیا بعض یاروں نے تاریخ لکھ لی کچھ عرصہ بعد اس جہاز والے حضرت کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور جہاز کی غرقابی کا قصہ بیان کیا۔ تاریخ پوچھی تو وہی نکلی جس دن یہ واقعہ پیش آیا تھا دوسری بات یہ ہے کہ اولیاء اللہ عرش وکرسی لوح اور قلم وغیرہ کی طرف اپنی جگہ پر بیٹھ کر نظر کرتے رہتے تھے (الدر المنظوم)

حضور غوث اعظم شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ کا ارشاد پاک ہے۔ **عینی فی اللوح المحفوظ۔**

میری آنکھ لوح محفوظ میں ہوتی ہے (بہجۃ الاسرار)

پل جھپکنے سے پہلے مشرق و مغرب کی سیر:۔ صاحب گلزار محمد نے لکھا ہے کہ ایک شخص حج سے فارغ ہو کر اوچشریف آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی میں نے آپ کو حج ادا کرتے دیکھا ہے، آپ نے فرمایا مردان خدا کی باتیں ظاہر نہ کریں، وہ جب چاہتے ہیں مشرق و مغرب کی سیر کر آتے ہیں۔ پھر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ آنکھیں بند کرو، پھر فرمایا آنکھیں کھولو، اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ کوہ کاف کی سیر کر رہا تھا پھر فرمایا۔ آنکھیں بند کرو، اس نے آنکھیں بند کیں، پھر فرمایا، اب کھولو تو وہ اوچشریف آپ کی خدمت میں موجود تھا۔

قطب العالم حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے تھے کہ حضرت سرخ پوش پانچوں نمازیں مسجد حرام (مکہ مکرمہ) میں ادا کرتے تھے (راحت القلوب) **فائدہ**:۔ اللہ والوں کی طاقت کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا قرآن پاک میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے غلام حضرت آصف کا واقعہ موجود ہے کہ بلقیس کا وہ تخت جو بہت لمبا چوڑا تھا اور بند کوٹوں میں ملک سبا میں رکھا ہوا تھا آنکھ جھپکنے سے پہلے آپ شام میں لے آئے اور فرمایا۔ انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک (القرآن) اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو مطلقاً بے پناہ طاقت عطا فرماتا ہے اور انکی شان عام لوگوں سے بلند کر دیتا ہے بلکہ وہ اس خداداد طاقت سے مخلوق خدا کی مدد کرتے ہیں ان کی حاجت روائی، مشکل کشائی کی گرہیں کھولتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی لامنتہی قدرت و طاقت کا یقین دلاتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر ☆ بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد کے غلام اکثر

نگاہ جلال:۔ ایک درویش تغلق، افغانی، جو ظاہری و باطنی تصرف میں مشہور تھا، اوچ شریف آیا اور آپ کو ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ اس وقت اپنے حجرے میں عبادت الٰہی میں مشغول تھے۔ جب ملاقات ہوئی تو اس نے آپ کو دیکھ کر اپنے دل میں کہا۔ بزرگ کامل است اما متاھل خواھد شد و بسیار اولاد ایشاں فاسق و فاجر نیز خواھد۔ بزرگ تو کامل ہے شادیوں سے جو اولاد ہوگی اکثر و بیشتر فاسق و فاجر ہونگے آپ نے اس پر نگاہ جلال ڈالی۔ جانب وے نظر جلال انداخت کہ سوخت و خاکستر گشت روح وے بسوخت۔ کہ وہ جل کر راکھ ہو گیا (حدیقۃ الاسرار) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فائدہ:۔ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ افغانستان سے روانہ ہوا، اور سندھ پہنچا راستے میں جو بزرگ ملتا اسکی بزرگی چھین لیتا اس ارادے سے اوچ شریف وارد ہوا اور آپ کی بزرگی پر ہاتھ ڈالنے لگا جب اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے آپ کی اولاد پر نگاہ ڈالی۔ ان میں کچھ گنہگار دیکھے تو دل میں خیال کیا کہ آپ کی اولاد میں کچھ عاصی بھی ہیں کاش آپ شادی نہ کرتے اور اولاد نہ ہوتی آپ نے اسکے قلبی خیال پر مطلع ہو کر نگاہ جلال ڈالی تو وہ خاکستر ہو کر رہ گیا۔ کیونکہ شادی کرنا سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس پر اعتراض مناسب نہ تھا۔ حدیث قدسی میں ہے من عادی لی ولیا فقد اذنتہ للحرب۔ جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھتا ہے تو میں اس کے ساتھ جنگ کرتا ہوں (بخاری و مشکوٰۃ)

بزرگ فرماتے ہیں کہ ولیوں کو ایذا دینا بھی عداوت ہے ۔ علماء فرماتے ہیں اگر بزرگوں سے بظاہر کوئی عمل ناپسندیدہ نظر آئے تو اس پر بھی اعتراض نہ کرنا چاہیئے ہوسکتا ہے کہ اس میں کوئی حکمت کارفرما ہو۔ خطائے بزرگان گرفتن خطااست ۔ امام رومی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جس کی قلبی قساوت وعداوت کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنے محبوبوں کا دشمن بنادیتا ہے پھر وہ ہر وقت اولیاء اللہ پر طعنے کستا رہتا ہے ۔

چوں خدا خواهد که پرده کس درد☆ ملیش اندر طعنه پاکاں میکند

یعنی ۔ زرہ بے ادبی محبوباں دی ککھ نہ رہندا گھر دا ☆ اوبے ادب کمینہ پاپی کافر ہو کے مردا۔ مسلمانو! اولیاء اللہ، استاد، ماں باپ اور بزرگوں کی بے ادبی سے بچنا بہت ضروری ہے حدیث شریف میں ہے۔ اذافاتک الحیاء فافعل ماشئت ۔ جب تیرا حیاء جائے مر، جو تیرا جی چاہے کر، یعنی بے ادب و بے حیاء دراصل بے ایمان ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ادب، انبیاء، ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی بارگاہوں کا ادب اہل بیت اور صحابہ کرام و اولیاء اللہ و بزرگوں کا ادب کرو اور جھولی گوہر ایمان و مراد سے بھرو۔

انتقال پر ملال :۔ آپ علمی وروحانی فیوض وبرکات سے کائنات کو مملو کر کے 95 سال کی عمر میں 19 جمادی الاولیٰ 690ھ مطابق 20 مئی 1291ء کو اس دار فانی سے انتقال فرما کر خلد آشیاں ہوئے ہجری سن کی تاریخ وفات لفظ مخدوم سے برآمد ہوتی ہے (۶۹۰) آپ کا عرس مبارک ۱۷/۱۸/۱۹ جمادی الاولیٰ کو آپ کی مزار مطلع انوار اور مسجد پاک کے احاطہ میں ہوتا ہے ۔

فائدہ :۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ کل نفس ذائقة الموت ۔ ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اس لئے حضرات انبیاء، مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام، اولیاء اللہ کاملین وصالحین نے بھی موت کا پیالہ نوش فرمایا ہے لیکن ان کی موت عوام کی موت سے ممتاز وجدا ہوتی ہے اور وہ موت کا پیالہ پی کر بھی زندہ ہوتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے فرمان ربانی ہے ۔ فلما قضينا عليه الموت مادلهم على موته الا دآبة الارض تاكل منساته (الآیۃ) حضرت سلیمان علیہ السلام محراب میں داخل ہوئے اور نماز کیلئے اپنے اعصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوگئے انکی روح پرواز کر گئی جنات سمجھے کہ آپ زندہ ہیں اور حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ آپ دوماہ سے زیادہ عرصہ تک بغیر کھائے پیئے نماز وعبادت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات کو پورا ایک سال گزر گیا اور آپ ابھی قیام

کی حالت میں تھے پھر بحکم الٰہی دیمکٔ آپ کے اعصا کو کھا لیا اور آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے تو جنات کو علم ہوا کہ آپ تو وصال فرما چکے تھے (تفاسیر القرآن) اللہ تعالیٰ کے پیارے بعد موت بھی زندہ ہوتے ہیں اس لئے انکے جسم نہ گلتے ہیں نہ جلتے ہیں نہ افونت پھیلتی ہے نہ وہ دفن کے محتاج ہوتے ہیں۔ سرکار حضرت محمد ﷺ پیر کو وصال فرماتے ہیں اور بدھ کو مزار پُر انوار میں تشریف لے جاتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ بھی اس شان سے نوازے جاتے ہیں۔ عام مسلمانوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ ان المیت یعرف من یحمله ومن یغسله ومن یدلیه فی قبره ۔ بیشک میت جانتی ہے کہ اسے کون اٹھا رہا ہے کون نہلا رہا ہے کون قبر میں سلا رہا ہے (جامع صغیر) اور نیک میت کہتی ہے۔ قدمونی ،قدمونی۔ مجھے جلدی لے چلو، مجھے جلدی لے چلو اسکی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اگر وہ سن لے تو بے ہوش ہو کر پڑا رہے (بخاری شریف) اور جب اس کے پاس نکرین سوال کیلئے آتے ہیں تو وہ کہتا ہے دعونی۔ اُصلی ۔ مجھے چھوڑ دو، میں نماز پڑھتا ہوں (ابن ماجہ) پھر ہم کیوں نہ کہیں۔

کون کہتا ہے کہ ولی مر گئے ☆ ارے قید سے چھوٹے اپنے گھر گئے۔

خاندان بخاری کے عملیات و تعویذات:۔ (۱) سید جلال دی کچھی نہ گھن لگی نہ مکھی۔ یہ کلام ہر آفت و مصیبت و تکلیف و درد کیلئے زود اثر ہے۔ کاتب الحروف کو حضرت مخدوم الملک سید غلام اصغر بخاری نے اجازت بخشی اور فرمایا کہ لوگوں کو اس عمل سے فائدہ پہنچا کر سرکار جلال الدین کا فیض عام کریں۔ (۲) کڑا حضرت سلطان سید احمد کبیر دا کڑا حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت دا۔ یہ کلام بھی ہر کام کیلئے خصوصاً مَلہ و پھوڑا وغیرہ کیلئے زود اثر ہے فقیر کو اسکی اجازت ہے۔ (۳) حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ الملک، اسم الٰہی کو تین دن متواتر ہزار بار پڑھنے والا۔ دولت مند ہو جائے گا اگر اسے دنیا کی طلب نہیں تو وہ ولی اللہ بن جائے گا (الدر المنظوم) ہر عمل میں اعمال صالحہ کے ساتھ صدق نیت، خلوص، رضائے الٰہی، تصور شیخ اور خدمت خلق کا جذبہ کار فرما ہو۔ (۴) حضرت مخدوم کریم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ گھر میں امن وسکون اور میاں بیوی کی محبت کیلئے اور لڑائی و جھگڑے سے بچنے کیلئے نماز فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں بعد الحمد، الم نشرح اور دوسری رکعت میں بعد الحمد، الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل اور لایلاف قریش کو پڑھیں

لیکن ماکول کی لام کو لایلاف کی لام سے ملا کر پڑھیں۔ انشاء اللہ مقاصد حاصل ہونگے (خزانہ جلالی)

(۵) حضرت مخدوم جہانیاں علیہ الرحمۃ نے فرمایا جو کوئی نماز اشراق و نماز اوابین کے بعد صلاۃ حزر کا دوگانہ ادا کرے اور پہلی رکعت میں بعد الحمد، آیۃ الکرسی و قل یاایھا الکافرون۔ ایک ایک مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۃ حشر کی آیت لوانزلنا آخر تک اور سورۃ اخلاص ایک بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایکبار درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اللھم اکسر شھوتی عن کل محرم واز و حرصی عن کل مأثم وامنعنی عن اذی کل مسلم۔ پھر درود شریف پڑھ لے اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے گناہوں سے بچالے گا اور وہ گلہ، غیبت، فساد اور رنجیدگی خاطر سے محفوظ ہو جائے گا۔ (۶) سرکار مخدوم جہانیاں قدس سرہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہر فرض نماز کے بعد تین بار پڑھے عالم و مجتھد ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا میں بھی اس دعا کو پڑھنے کی وجہ سے اس مقام پر پہنچا ہوں دعا یہ ہے اول درود شریف پھر اللھم انا نستعین بک علی طاعتک۔ پھر درود شریف پڑھے (۷) دینی تقویت کیلئے حضرت مخدوم یہ دعا تین بار پڑھتے تھے اول درود شریف پھر اللھم قونی فی سبیلک۔ پھر درود شریف پڑھے۔ (۸) دعا اداء قرض، صبح و شام و نماز تہجد کے بعد ایک بار درود شریف تین بار اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک عمن سواک۔ پھر درود شریف (۹) دعاء غنا۔ غنی بن جانے کیلئے تہجد کی نماز کے بعد یہ دعا تین بار پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھے۔ اللھم یا فارج الھم ویا کاشف الغم یا مجیب دعوۃ المضطرین یا رحمن الدنیا والاخرۃ و رحیم ھما انت ترحمنی فارحمنی رحمۃ تغننی عن رحمۃ من سواک۔ اول آخر درود شریف پڑھنا ہے، سرکار مخدوم جہانیاں اس کے عامل تھے (۱۰) تمام ضرورتیں پوری ہونے کی نماز۔ اسے صلاۃ الحاجۃ بھی کہتے ہیں۔ حضرت مخدوم جہانیاں کریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ نماز اوراد شیخ کبیر میں ہے لیکن میں نے اسے صحاح ستہ میں دیکھا ہے اور یہ نماز فرض عشاء کے بعد والی دوسنتوں کے بعد بحکم سرکار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام پڑھتے تھے لہذا جو کوئی عشاء کی دوسنتوں کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے چار رکعت نماز سنت متابعالرسول اللہ ﷺ پڑھے الحمد کے بعد پہلی رکعت میں تین بار آیۃ الکرسی، دوسری رکعت میں بعد الحمد، تین بار قل ھو اللہ احد تیسری

رکعت میں بعد الحمد، تین بار قل اعوذ برب الفلق ،چوتھی رکعت میں بعد الحمدتین بار قل اعوذ برب الناس پڑھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں سر رکھے اور یہ دعا پڑھے ۔ سبحان القدیم الذی لم یزل سبحان العلیم الذی لا یجهل سبحان الجواد الذی لا یبخل سبحان الحلیم الذی لا یعجل سبحان الغنی الذی لا یفتقر ۔ پھر بیس مرتبہ یا رحیم پڑھے اور سجدہ سے سر اٹھالے ۔ اسکی ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں ہم یہ نماز ہمیشہ پڑھتے تھے تو ہماری ساری حاجتیں پوری ہو جاتی تھیں ۔ (الدر المنظوم) (۱۱) سرکار مخدوم جہانیاں جہانگشت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی دعا مانگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے پھر حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھے پھر دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا (خزانۃ الجلالی) (۱۲) حضرت سید السادات مخدوم جہانیاں قدس سرہ فرماتے ہیں ۔ ودریں دوازدہ روز قاضی وشرفا مکہ ومدینہ طعام بسیار میکنندبلکہ جمع کردہ یکسال دریں دوازدہ روز خرچ میکنند و شاد میشوند ۔ چنانچہ در بلا دما برائے عیدین ومیگویند کہ میلا د رسول ﷺ آمد ۔ بارہ ربیع الاول کو قاضی وشرفاء مکہ ومدینہ میں بہت کھانا پکواتے بلکہ سارا سال جو کچھ کماتے ۱۲ کو خرچ فرماتے اور خوشی مناتے ۔ جس طرح ہمارے ملک میں عیدوں کی خوشی کرتے ہیں اور فرماتے تھے کہ میلاد رسول ﷺ آگیا ہے (خزانۃ الجلالی) میلاد شریف کی خوشی کرنا طعام پکانا مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ والوں کی سنت ہے ۔ محدثین فرماتے ہیں کہ اس سے سال بھر برکت رہتی ہے، رحمت ملتی ہے اولادوں کو اولاد کنگالوں کو رزق ، بیماروں کو شفاء نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی رضا نصیب ہوتی ہے ۔ ختم شد
